



اِعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا

رفوے زخم سے مطلب ہے لذت زخم سوزن کی
سمجھیو مت کہ پاس درد سے دیوانہ غافل ہے

پیغامِ عمل

یعنی

جمعیۃ خلافۃ کا تعمیری پروگرام

از

مولانا شوکت علی صاحب
صدر جمعیۃ مرکزیہ خلافۃ ہند

۱

کیا خلافت کا کچھ کام اب بھی باقی ہے

مین چاہتا ہون اور یہ بحد ضروری بھی ہے کہ ایک مرتبہ اپنے خیالات سینٹرل خلافت کمیٹی کے فیصلہ کی نسبت ذرا تفصیل سے لکھون۔ مضمون روکھا پھیکا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی بہت ضروری اور اہم ہے۔ میری درخواست ہے کہ سمجھدار اصحاب اس کو غور سے پڑھین تاکہ آیندہ کام مین آسانی ہو اور غلط فہمیون کے ہجوم سے ہم لوگ بچ جائین۔

تمام مسلمانون کو اس بات کی شکایت تھی کہ خلفائے راشدین کے بعد رفتہ رفتہ سلطنت کا رنگ خلافت مین آگیا۔ علمائے کرام سے بھی یہی سنا گیا کہ اصلی معنون مین یہ خلافت نہ تھی اس لئے ہمارا مصمم اور پکا ارادہ تھا کہ جس وقت خدا نے ہماری کوششون کو کامیابی عطا فرمائی۔ اسی وقت اس کو خلافت حقہ بنائین گے۔ یعنی خلیفہ کا انتخاب تمام دنیا کے مسلمانون کی منتخب جماعت کے ذریعہ سے کیا جائیگا۔ اسلامی دنیا کے نائبون کی مجلس شوریٰ خلیفۃ الرسول کے پاس موجود ہوگی اور علاوہ ایک سب سے بڑی طاقت کے تمام دنیا کی دیگر مسلمان قوتین اور عام مسلمین خلافت کے معین و مددگار رہون گے۔ اور اگر خدا کا فضل شامل حال رہا تو مسلمان اس درجہ قوی ہون گے کہ دشمن ان کو تباہ و برباد نہ کرسکین گے۔ یہ ہمارا خیال تھا اور آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

اسلئے اگر دشمنان اسلام کی ان تھک سازشون سے متاثر ہوکر کچھ ناسمجھ لوگ اس قسم کا خیال ظاہر کرین کہ خلافت کا اب کیا کام باقی ہے تو رنج تو ضرور ہوتا ہے مگر بہت زیادہ نہین۔ لیکن اگر یہی سوال ایک بہادر سمجھدار اور ایمان والا مسلمان ہم سے کرے تو سوائے اسکے کہ ہم رو دین اور اپنی مصیبت پر افسوس کرین اور کیا ہو سکتا ہے۔ مگر رونے دھونے اور آہ و بکا سے غلطی کی درستی نہین ہوسکتی ۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم بتادین

کہ خلافت کو کیا کرنا ہے اور آیندہ خلافت کا کیا پروگرام ہے اور یہ بھی لگوگشت دخون اسوقت بند ہوگیا ہے مگر خلافت کا کام سب باقی ہے۔ یہ مُنھ کا نوالہ نہین۔ سب سے بڑا کام تو مسلمانون کو مرد بنانا ہے تاکہ تھوڑی تھوڑی ناکامیون پر منفعل نہ ہو جائین اور کام نہ چھوڑ دین۔ سب سے بڑھکر جو روگ ہمارے جسم قومی مین آگیا ہے وہ نامردی اور مایوسی کا ہے۔ مسلمان کے لئے مایوسی کفر ہے لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰہ۔ اسلئے ہم صاف کہتے ہین کہ باوجود اسکے کہ ہمارے دلون مین غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی عظمت، عزت اور محبّت تھی اور ہے۔ ترکی جمہوریت اور ساری ترکی قوم کو سچے طریقہ سے آزاد دیکھنے کے ہم متمنی ہین۔ پھر بھی ہم یہ کہنے کو طیار ہین کہ اون کا فیصلہ نعوذ باللّٰہ نصِ قرآن نہین ہے۔ جو کچھ گذشتہ مارچ مین خلافت کی نسبت انہون نے کیا وہ گھبراہٹ اور غلطی پر مبنی تھا اور انشا اللّٰہ اپنی غلطی پر متنبہ ہو کر وہ خود ہی اسکی تصحیح کرین گے۔ یورپ کی زہریلی صحبت اور تعلیم نے بعض سربرآوردہ لوگون کے ایمانون مین غالبًا خلل ڈالا تھا۔ جیسا کہ ہندوستان کے مسلمانون مین۔ خدا کا شکر ہے اور یہ ایک اسلام کا معجزہ ہے کہ ہم تو پھر غلط راستہ سے لوٹ کر اسلام کے سچے راستہ پر آگئے۔ خلافت کے لئے جدّو جہد کرنے کے واسطے کمرہمّت باندھ لی۔ ۲ برس لگین یا ۱۰ برس لگین یا پچاس برس لگین سبھے باخبر مسلمانون کا فرض ہے کہ خلافت عظمیٰ کو سچی خلافت بنائین تاکہ اسلام کی جڑ مضبوط ہو اور دشمن اسکی طرف آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھ سکے۔ اس کی تکمیل کے لئے مناسب کارروائی یہ سوچی گئی ہے کہ ہمارا باوقار وفد انگورہ اور قسطنطینیہ جائے اور ترکی بھائیون سے گفتگو کرے۔ خدا کا شکر ہے کہ دنیائے اسلام نے ان چند ہی مہینون مین ہماری آواز پر لبیک کہا اور مصر، افغانستان، شام، ایران، نجد، یمن اور خود حجاز نے ہم کو یقین دلایا کہ وہ ہندوستان کے مسلمانون کے دوش بہ دوش ہو کر خلافت عظمیٰ کو قایم کرنے کے لئے کھڑے ہونگے۔ خود ہمارے ترک بھائیون مین یہ آثار پائے جاتے ہین کہ انکی

آنکھیں اب روشن ہوگئیں اور ان کو اندازہ ہونے لگا کہ گذشتہ مارچ کا فیصلہ صحیح نہ تھا۔ ہماری خلافت کمیٹی کی بے نوصانہ کوششیں ضرور اپنا اثر دکھائیں گی جب ہمارا وفد انگورہ اور قسطنطنیہ جاکر تمام ترک بھائیوں سے گفتگو کرے گا اور اون کو سمجھائے گا کہ خدا کی دی ہوئی بڑی نعمت یعنی اسلام کی بیداری کو تم مٹانا چاہتے ہو۔ برسون کے خواب کے بعد مسلمانان عالم حوادث کے تھپیڑے کھاکر اب بیدار ہوئے تھے اور شرمندہ تھے کہ ان کی بے حسی اور بعض اوقات خلاف اسلام حرکات اور دشمنان اسلام کی امداد سے اسلام کی جڑ اونھون نے ہی کھوکھلی کی تھی۔ اب وہ تائب ہوکر دامے درمے قدمے سخنے بجائے خلافت کی خدمت کے لئے طیار ہوئے تو آپ نے خلافت اور خلیفۃ المسلمین کے متعلق ایسا غلط فیصلہ کیا کہ تمام دنیا مین رسوائی ہوگئی۔

انشاءاللہ وہ وقت قریب ہے کہ دنیائے اسلام اپنے اپنے ملک میں جہاں اور ٹیکس اور محصول ادا کرتی ہے وہاں آمدنیوں پر اور زمین کے لگان کے ساتھ ایک پائی فی روپیہ کا ٹیکس بڑھاکر کروڑہا روپیہ سے رسول اکرم صلعم کی خلافت کو مضبوط کریگی قطرہ قطرہ دریا ہوتاہے۔ ہماری پائی فی روپیہ سے اتنا وصول ہوجائیگا کہ جو سلطنت خلیفۃ الرسول کے ساتھ وابستہ ہوگی وہ دنیامیں مالامال ہوجائیگی اور اس کی قوت و اقتدار میں اضافہ ہوگا۔

ایک طرف تو خلافت کے اس کام کو مستحکم کرناہے گویا کہ اس اسلامی خلافت کی ازسرنو بناڈالناہے۔ دوسرے عربوں میں سچا اتحاد پیدا کرانا ہے حجاز۔یمن۔نجد۔عراق شام۔سوریا۔فلسطین۔مصر۔مراکش۔طرابلس، ٹونس تمام عرب قومون کو متحد کرکے اسلام کی سچی خدمات پر آمادہ کرناہے۔ جزیرۃ العرب کو کفار کے اقتدار سے باہر نکالناہے یہ کام تو ہمکو بیرون ملک کے لئے کرنا تھے اور ہین۔ گذشتہ چار سال میں ہماری

ساری توجہ اس بیرونی کام کی طرف تھی ۔ کیونکہ خود خلافت خطرے میں تھی ۔ کفار کے مقابلہ سے ذرا نجات ملی تھی کہ پارلیمنٹ کے فیصلہ نے ایک صدمہ پہونچایا مگر اس کا تصفیہ زیادہ مشکل نہ تھا یہ بھائی بھائی کا معاملہ ہے غازی مصطفیٰ کمال پاشا اور ہمارے ترک بھائی ہماری اخوت کے بھروسہ پر ہمیں دبا سکتے ہیں اسی اخوت اور محبت و دلسوزی کے بھروسہ پر ہم انھیں دبا سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی داد و فریاد کو سنینگے اور توجہ کرینگے ۔ اس لئے انشاء اللہ ہمارے وفد کی کامیابی ضرور ہوگی ترکی قوم میں بہت بڑی جماعت خلافت کی حامی موجود ہے ہم ان سب میں آپسمیں ملاپ کرائینگے جس سے ایک طرف تو عظمت و اقتدار اور دوسری طرف اندرونی انتظام حکومت جمہور کی ماتحتی میں اعلیٰ و برتر ہو کر ترکوں کی ترقی کا باعث ہو ۔ خدا کی مدد سے ترکوں کی شجاعت اور تمام دنیائے اسلام کی ہمدردی و مدد نے اپنا اثر دکھایا اور قتل و غارتگری بند ہوئی ۔ خلافت بیرونی خطرہ سے بچگئی ۔ اب لازم ہوا کہ اول ہندوستان میں ہم اپنی انتظامی قوت سے کام لیکر وہ کام کامیابی سے کرکے دکھا دیں جو بحیثیت نائب و معین خلیفۃ الرسول ہر خلافت کے حامی کو کرنا ہوتا ہے ۔ یعنی دین مقدس کی حفاظت مسجدوں کو آباد کرانا ۔ مسلمانوں کی تعلیم عام کرانا ۔ بچوں اور بیواؤں کی پرورش کا انتظام کرنا ۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی حالت کو سنبھالنا ان کو جائز امداد دیکر کاروباری بنانا ۔ زکواۃ کا جمع کرنا ۔ اوقاف کا اچھا انتظام کرنا ۔ شراب خواری زناکاری کو روکنا ۔ غرضکہ خلیفہ کی طرف سے وہ کام کرنا جو اسلام کے لئے مفید و بہتر ہو ۔ ان سب باتوں کو جانکر کون کہہ سکتا ہے کہ خلافت کا کام ختم ہوا ۔ خلافت کے کام کرنے کا تو اب وقت آیا ہے ۔

ہماری خلافت کمیٹی نے خدا کا شکر ہے جو کام بیرون ملک کیا اس کی تمام دنیائے اسلام شہادت دیتی ہے اگر کام میں کچھ غلطیاں یا خرابیاں ہوئیں (اور دنیا میں کونسا کام ہے جسمیں خرابی اور غلطی نہیں ہوتی) ہم نے اس کی تصحیح کی اور اب جو وقت آیا

تو اندرون ملک میں بھی جو خلافت کا کام تھا اُس کو ہمت واستقلال سے کام لے کر اپنے ہاتھ میں لیا۔ خلیفۃ الرسول امیر المومنین کی نیابت کی مستحق جمعیۃ الخلافت ہی ہے جسمیں ہر طبقہ کی نیابت موجود ہے علمائے کرام۔ متمول حضرات۔ سیاست دان امیر غریب ہر طبقہ کے لوگ موجود ہیں اس لئے میں ادب سے اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست کرونگا کہ تم نے اسلام کی خدمت کے لئے بہت کچھ تکالیف برداشت کیں ملک کی آزادی کی جدوجہد میں تمھارا نمایاں حصہ تھا مالی قربانی اپنی حیثیت سے زیادہ کی جیل خانوں کے بھرنے میں تمھاری تعداد کم نہ تھی اب وقت آگیا ہے کہ اپنی خوش انتظامی کا ثبوت دو اور تحریک کو اس طرح انتظام کے ساتھ چلاؤ کہ ہر طبقہ کا مسلمان اس کار خیر میں شریک ہوسکے اور شریک ہوکر اسلام کی عزت اور برتری کا باعث ہو اور خود اپنے لئے دین و دنیا کی عزت حاصل کرے ایک منٹ کے لئے ہم نے اپنے خلافت کے پہلے کام کو نہیں چھوڑا ہے اور نہ اصول سے غفلت کی ہے آج بھی ہم دشمنان خلافت کا مقابلہ اسی بہادری اور ہمت سے کرینگے بلکہ دن دُگنی اور رات چوگنی ہمت کے ساتھ کیونکہ اس نئے اندرون ملک میں ہمارا انتظام درست ہوگا اور آٹھ کروڑ مسلمان ایک اسلام کی لڑی میں ایک حیثیت سے شامل ہونگے۔

جمعیۃ خلافت کو آئندہ کیا کرنا ہے

مجلسِ عاملہ خلافت کے گذشتہ مئی کے اجلاس منعقدہ بمبئی میں اول مرتبہ باقاعدہ اندرونی ملک کے اسلامی اور ضروری کاموں کو ہاتھ میں لینے کا تذکرہ ہوا، اس سے پیشتر حکیم اجمل خان صاحب؛ ڈاکٹر انصاری صاحب اور دیگر حضرات نے بھی میرے دہلی کے طویل قیام میں ان میں سے بعض شعبوں کا ذکر کیا تھا۔ اور مئی کے اجلاس مذکورہ میں مزید کافی بحث و مباحثہ و مشورہ کے بعد مجھکو حکم ملا تھا کہ اس نئے پروگرام کے متعلق ایک بیان

اخبارات میں شائع کر دون تاکہ مرکزی خلافت کمیٹی کے ممبرون اور دیگر مسلمانون کو ان اہم امور پر غور کرنے کا موقع ملے چنانچہ ایک طویل بیان ماہقران سے تمام انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع ہوا. اور بعد کو ۲۴-۲۵ جون کے سنٹرل خلافت کمیٹی کے اجلاس میں باقاعدہ بجویز پیش ہوئی. ڈاکٹر کچلو کے پیش کردہ پروگرام مین خود انہون نے اور مولانا ابوالکلام صاحب نے مناسب ترمیم واضافہ کرکے اس کو جلسہ میں پیش کیا اور بعد بحث ومباحثہ کے حسب ذیل پروگرام پاس ہوا.

(۱) قوم کی تمام سیاسی و دیگر سرگرمیون و نیز خلافت کمیٹیوں کی ترتیب وتنظیم ذگرانی ایسے افراد کے سپرد کی جائے جو اس کام کے لیے حتی الوسع اپنا وقت دین۔

(۲) مسلم رضاکار جماعت ہر شہر قصبہ ضلع اور گائون مین از سر نو قائم کی جائے اور اسکا تعلق جمعیۃ مرکزیہ خلافت سے ہوگا.

(۳) مساجد میں ابتدائی تعلیم کے مکاتب جاری کئے جائیں اور جمعہ اور جماعت کی تنظیم کے متعلق مجلس خلافت کوشش کرے۔

(۴) نائٹ اسکول قائم کئے جائیں جنکے ذریعہ سے عوام مین نوشت وخواند عام طور پر ہو جائے۔

(۵) مسلمانوں کی اقتصادی حالت کی درستی کے لئے ایسی تعلیم گاہوں کا قیام ہو جہان مختلف پیشون صنعتون اور حرفتون کی تعلیم دیجائے۔

(۶) اسلامی اوقاف کی نگرانی کا کام بھی خلافت کمیٹی اپنے ہاتھ مین لے اور ہر مسلم کے گھر سے مستقل چندہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۷) قوم صدقات و زکواۃ بذریعہ جمعیت خلافت جمع کی جائیں اور ان کا مصرف وہی ہو جسکے لئے وہ مخصوص ہوں۔

(۸) قوم کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مسلم بینک اور کواپریٹو سوسائٹی قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا یہ جلسہ جمعیت العلما سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں ماہرین اقتصادیات سے حالات دریافت کرنیکے بعد شرعی نقطۂ نظر سے اظہار رائے فرمائے

(۹) قومی پنچائتیں قائم کی جائیں اور مقدمات کو روکنے کی کوششیں عمل میں لائی جائیں
(۱۰) مسلمانوں میں کھدر کی ترویج کے لئے سرگرم کوشش کی جائے۔
(۱۱) مسلم بیوگان کی نگرانی اور یتامیٰ کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔
(۱۲) مندرجہ بالا پروگرام کی تکمیل کے لئے ایک عام فنڈ قائم کیا جائے جس کا دسواں (۱/۱۰) حصہ بطور محفوظ فنڈ کے رہے یہ مکمل پروگرام مجلس عاملہ کے سپرد کیا گیا کہ وہ اس کی عملی تدابیر پر غور کرنے کے بعد کل یا بعض اہم دفعات پر عمل کرنے کے لئے ماتحت خلافت کمیٹیوں کو فوراً ہدایات جاری کرے۔ یہ بھی ہدایت دی گئی کہ سلسلۂ تنظیم کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ملک کی دوسری مذہبی، قومی و ملکی ذمہ دار جماعتوں سے اس قسم کا سمجھوتہ کر لیا جائے جس سے مناسب تقسیم کار ہو جائے اور ہر جماعت ایک دوسرے کے کام میں ہارج و مزاحم نہ ہو۔

مجلس عاملہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ جمعیت العلما۔ جمعیت مرکزیہ تبلیغ اسلام اور مسلم لیگ سے خط و کتابت کر کے کسی نتیجہ پر پہنچے۔ چنانچہ ان ہدایات کے مطابق ۱۹، ۲۰ جولائی کو مجلسِ عاملہ کا جلسہ لکھنؤ میں ہوا جس میں کافی غور و بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ حسب ذیل کام ہاتھ میں لئے جائیں۔

الف۔ موپلا یتامیٰ و بیوگاں کی تعلیم و پرورش و تربیت کا انتظام۔
ب۔ رضا کاروں کی جماعت کا باقاعدہ قیام
ج۔ خلافت کمیٹیوں کا از سر نو زندہ کرنا تاکہ وہ صحیح معنوں میں کارکن جماعتیں ہوں
د۔ مساجد میں ابتدائی تعلیم کے مکاتب اور نائٹ اسکولوں کا قیام
س۔ مساجد کی مرمت و تعمیر اور نماز جمعہ و جماعت کا انتظام۔
ط۔ نصاب تعلیم کی تیاری۔ باہمی تنازعات و مناقشات کے طے کرنے کے واسطے قومی پنچائتیں۔

ان تمام تنظیمی کاموں کو انجام دینے اور قومی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے واسطے

سرمایہ فراہم کرنے کے لئے تمام دکانوں سے ماہوار چندہ وصول کرنا زکوٰۃ اور صدقات کی وصولی کا انتظام اور دوشنبہ فنڈ کا افتتاح منظور ہوا۔

یہی ہے وہ اضافہ جو جمعیت خلافت نے اپنے گذشتہ کام میں کیا ہے یعنی خلافت کے استحکام کی جدوجہد کو صرف جاری ہی نہیں رکھا بلکہ اس کو مزید قوت کے ساتھ کامیابی کے درجہ تک بڑھانا اور جب تک تخلیۂ جزیرۃ العرب نہ ہو ایک منٹ کے لئے بھی اس سے بے فکر نہ بیٹھنا۔ حکومت ہند سے ہماری عدم تشدد کی لڑائی انشاء اللہ گزشتہ سے بھی کہیں بڑے پیمانہ پر ہوگی کیونکہ ہمارا انتظام درست ہو جانے کی وجہ سے ہماری قوت میں عظیم الشان اضافہ ہوگا۔

بعض احباب نیک نیتی سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ سب کام اہم اور ضروری ہیں مگر ان کا خلافت سے کیا تعلق اور ہماری جدوجہد میں ان سے کونسا فائدہ ہوگا۔ اگر حضرات پروگرام پر غور کرینگے تو تمام حال خود ان پر کھل جائیگا۔ خلافت کمیٹیاں جو ضروریات کے لحاظ سے نہایت سرعت کے ساتھ قائم کی گئی تھیں ان کو زندہ اور مضبوط کرنے کی جدوجہد سے تو کسی کو بھی اختلاف نہ ہوگا۔ رضاکاروں کی جماعت ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں قائم کرنا ضروری ہے تاکہ تعمیری کام ہمارے پرجوش والنٹیروں کی مدد سے بحسن و خوبی تکمیل پائیں اس کی نسبت بھی زیادہ کہنا فضول ہے۔ یہ والنٹیر ہمارے ہاتھ پاؤں ہونگے اور بغیر انکے کامیابی محال ہے۔ ہمارے لاکھوں یتیم بچے کافی یتیم خانوں کے نہ ہونے کی وجہ سے آوارہ پھرتے ہیں اور بڑھکر بجائے تقویت ہماری قوم کی خرابی اور بدنامی کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کی تربیت اور پرورش مسلمانوں میں نئی روح پھونک دے گی اور اللہ کے نیک اور باکار بندوں میں ایک مفید اور زبردست اضافہ ہوگا۔ کیا ہمارے اس کام سے خلافت کو استحکام نہ ہوگا۔ یہ تو وہی کام ہیں جو ہمارے خلیفہ پر فرض تھے خلفائے راشدین یہی کام کرتے تھے جسکے بھروسہ پر لاکھوں مسلم بانباز گھربار کو مسلمانوں کی

سپرد کر کے ہنستے کھیلتے دین متین کی حفاظت کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روے زمین پر پھیلجاتے تھے اور دنیا میں اسلام کا نام روشن کرتے تھے کیا ہمارے کام کرنے والے اگر آج اون کو طمینان نصیب ہو تو قرون اولی کی یاد تازہ نہیں کردین گے ہم نے گذشتہ تین چار برس سے بیشتر ہندوستان میں جو غلاموں کا ملک ہے یہ نظارہ نہیں دیکھا تھا کہ خلافت کی بہائے نام اور حقیر امداد کے بھروسہ ہزارون جیلون مین ہنستے چلے گئے ؟ ہمارے آزمودہ کام کرنے والے میرے پاس آتے ہیں اور آج بھی ہر قسم کی خدمات کے لئے تیار ہین - جو خیال اون کو تکلیف دیتا ہے وہ صرف یہ ہوتا ہے کہ ان کے اہل وعیال کا اون کے پیچھے کیا حشر ہوگا - کیا کام کرنے والون اور عام مسلمین کے یتیموں اور بیوگان کی پرورش کے معقول قومی انتظام سے ہمارے اسلام کے کام کرنیوالے فدائیون میں اضافہ نہ ہوگا - کیا مسجدون کے ابتدائی مکاتب کے ذریعہ سے لاکھوں بلکہ کروڑوں ننھے بچیاں بچے اور پکے مسلمان ہوکر اسلام اور خلافت کے سچے جانباز سپاہی اور کارپرداز نہ ہونگے - اس پر زیادہ لکھنے کو میرا دل قبول نہیں کرتا - میں اپنی کمزوری کو قبول کرتا ہون کہ میرے تخیل اور دماغ میں بڑی بڑی تجویزیں آتی ہیں اور آناً فاناً اوس کے ساتھ ہی جزئیات کا خیال بھی پیدا ہو جاتا ہے - موٹی موٹی باتیں تو چند الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں مگر جو جزئیات پر مجھ سے فضول بحث مباحثہ کرتا ہے اس سے گھبرا کر ناراض ہوجاتا ہون - یہ واقعی میرا قصور ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہمارے بھائیوں نے بھی کم ہمتی اور مایوسی سے اپنے دماغوں کو کمزور بنالیا ہے کہ جبتک کسی تحریک کو کامیاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں کامیابی کا یقین نہیں ہوتا - مثلاً خدام کعبہ کا ذکر کرتا ہون جو میرے خیال میں موجودہ تحریک خلافت کی بانی اور مورث اعلیٰ ہے ۲۲ ممبرون سے ۶ مئی ۱۹۱۳ء کو لکھنؤ میں قائم ہوئی - جس کا سرمایہ ۲۲ روپیہ تھا اور ستو روپیہ مولانا عبد الباری صاحب قبلہ سے قرض لئے گئے تھے جو چند دنوں میں واپس کردئے ایک سال میں بیس ہزار ممبر ہوگئے تھے مسلم یونیورسٹی میں اول اول دس لاکھ جمع کرنا ناممکن معلوم ہوتا تھا - خدا کے بھروسہ پر کھڑے ہوگئے اور

ایکسال میں ۵ء۳ لاکھ روپیہ وصول کیا۔ خود خلافت کے سرمایہ میں ایک پنجاب کے رئیس نے گمنام رہکر اول رقم دو ہزار کی میرے ہاتھ میں امرتسر میں اسوقت دی تھی جب کہ ہم بیتول کے جیل سے چھوٹ کر امرتسر گئے اور وہاں خلافت کانفرنس کی صدارت کرنا پڑی۔ میں ان معاملات میں تجربہ رکھتا ہوں۔ اگر سب اہل ہمت مسلمان کمر بستہ ہوکر میرے ساتھ کھڑے ہو جائیں تو انشاء اللہ ایکسال میں معلوم ہو جائیگا کہ ہماری قومی ترقی کا پارہ کتنے درجہ بلند ہو گیا ہے تمام دینی اور دنیوی تحریکیں زندہ ہو جائینگی۔ سب سے اوّل تو اس موجودہ کم ہمتی اور مایوسی کو دور کرنا ہے رقابت کا وقت نہیں۔ تمام مفید جمعتیں اس بے حسی اور کم ہمتی کی وجہ سے بیکار پڑی ہیں۔ جمعیۃ خلافت جس میں ہندوستان کے ہر طبقہ کے افراد میں اور جسکی حالت بفضلہ تعالے آج بھی سب سے اچھی ہے اس بے حسی تھکن مایوسی کو دور کرنا چاہتی ہے اگر سب کام کرنے والوں کی فوری توجہ ہوئی تو چند ماہ میں آپ سب دیکھ لیجئے گا کہ ہندوستان کی کیا سے کیا حالت ہوئی اور ہمارے گذشتہ پروگرام سے کونسا نقصان پہونچا۔ ہندوستان کی موجودہ حکومت کو مجبور کرنے اور مجبور کر کے تخلیہ جزیرۃ العرب اور سوراج حاصل کرنے کا اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں کہ تمام ملک میں عام طور سے قانون شکنی ہو اور محصولات کا دینا بند کر دیا جائے۔ ہمارے نئے پروگرام کی ہر دفعہ دعوے سے کہتا ہوں) اس کام کی معین اور بڑھانے والی ہے۔ بجائے چند بڑے چندہ دینے والوں کے لاکھوں کے پاس جانا ہوگا۔ لاکھوں کو بیدار کرنا ہے جو کامیابی کے لئے لازمی ہے میں احباب سے دریافت کرونگا کہ ذرا مدات پر علیحدہ علیحدہ غور کریں تو سب کی سب ایک اسلامی لڑی کو مضبوط اور وابستہ کرنے والی ملینگی رہا یہ کہنا کہ انجمنیں ہماری مخالفت کرینگی کیونکہ ہم ان کی کمائی میں ہارج ہونگے۔ جو یتیم خانے مثل یتیم خانہ حمایت اسلام لاہور اور بہت سے یتیم خانے جو خوش انتظامی سے چلائے جاتے میں بجائے ان کے مقابلہ کے ہم تو ان کے ترقی کا باعث ہونگے۔ ہم ان کو امداد مالی دینگے تاکہ وہ اور اچھا کام کریں۔ جہاں مدرسہ اور یتیم خانہ موجود ہے۔ وہاں

ہم کیوں نیا قائم کریں گے ۔ بلکہ اسی پُرانے کو ترقی دلوائینگے ۔ اوس کی ہر طرح مدد کرینگے تصادم کا خیال وہم ہے یہ کام کرنے والوں پر موقوف ہے ۔ مجھکو امید ہے کہ کم از کم جمیعۃ خلافت پر تو کوئی الزام اس بارہ میں نہیں آتا ۔ ہم نے ہر اسلامی کام کرنے والی جماعت کی مدد کی ہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی مدد کرینگے ۔ میں خود صلح اور امن کا خواہش مند ہوں ۔ جو ہندو مسلم اتحاد کا سچے دل سے حامی ہوگا ۔ وہ کسی طرح ایک مسلمان کو دوسرے سے لڑانے کا سبب نہ ہوگا ۔ میں تو آج بدقسمتی سے کچھ آثار بدمزگی کے دیکھتا ہوں اپنے کو مٹاکر دوستوں میں (جو ہر طبقہ میں ہیں) زور ڈالکر بھائی بھائی بناؤنگا ۔ اور انشاءاللہ پھر اس اسلامی چمن کو سارے ملک کے سامنے لہلہاتا ہوا دکھاؤنگا ؎

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

یہ محبت کا پیارا سبق مجھکو میرے پیارے مذہب نے سکھایا ہے ادفع بالتی ھی احسن اور اسلام کے حقیقی اور خطرناک دشمن کے سامنے تو انشاءاللہ کبھی مجھکو کوئی نرم اور کمزور نہ پائیگا ۔

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں ؎ جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

مجوزہ تنظیم اور موسسات موجودہ

جب سے جمیعت خلافت نے تنظیم کا پروگرام قوم کے سامنے پیش کیا ہے مختلف حلقوں میں مختلف صورتوں سے اس پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں ۔ کہیں خوشگوار توقعات ہیں تو کسی جگہ شکوک و شبہات بھی ہیں ۔ اگرچہ من حیث القوم مسلمانان ہند اس پروگرام پر اظہار اطمینان کر رہے ہیں ۔ لیکن اگر چند حلقوں سے اس پروگرام پر شکوک و شبہات کا اظہار ہو رہا ہے تو یہ کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے ہر صحیح الخیال انسان کو ابتداہی میں یہ حقیقت واضح تھی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اگر کوئی وسیع اور مستقل پروگرام تنظیم کے متعلق پیش کیا

گیا۔ تو بعض صادق النیت اور فدائے اسلام حضرات بھی ایسے نکلینگے جو یکایک اس تجویز کے تمام پہلوؤن کو قبول نہین کرینگے۔ بلکہ انہین ہمخیال بناتے اور تنظیم کے عملی پہلو ذہن نشین کرانے کے لئے تقریر و تحریر کے متعدد مراحل طے کرنے پڑینگے۔ لہذا آج اگر بعض حلقون سے تنظیم اسلامی کی تجویز پر نکتہ چینی کے الفاظ ہمارے کانون مین پڑتے ہین تو ہمارا یہ منصب نہین ہے کہ انہین اعدائے اسلام کی نکتہ چینی کہکر نظرانداز کردین۔ یا نااہل اور خودغرض لوگون کے اعتراضات سمجھ کر حقارت آمیز خاموشی سے ان کا جواب دین۔ بلکہ ہمارا فرض ہے کہ الفاظ سے اور عمل سے اس تنظیم کے تمام پہلوؤن کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کرین۔ اور یہی وجہ ہے کہ آئے دن مین "خلافت" کے کالمون مین ہر ایک پہلو پر بحث کرتا رہتا ہون۔ اور دیگر قابل حضرات بھی ان مسائل پر مبسوط مضامین ضبط تحریر مین لا رہے ہین۔ جناب عبدالمجید صاحب خواجہ شیخ الجامعہ نیشنل یونیورسٹی تنظیم کے تعلیمی پہلو پر مضامین لکھ رہے ہین۔ اور مولانا محمد علی صاحب دیگر مسائل پر تفصیلی بحث کرینگے۔

آج کی بحث مین میرے پیش نظر بعض حضرات کا یہ اعتراض ہے کہ اگر جمعیتہ خلافت نے تمام ہندوستان کے معاملات کی تنظیم شروع کی تو ہر شہر و قصبہ کے وہ تمام حضرات مخالفت کرینگے جو مختلف یتیم خانون، اوقاف، مدارس، مساجد وغیرہ کا انتظام کر رہے ہین۔ میرے خیال مین اس اعتراض کی وجہ یہ غلط فہمی ہے کہ تنظیم اسلامی مین جمعیتہ خلافت کا کوئی جارحانہ مقصد مضمر ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھ بیٹھے ہین کہ تمام موجودہ متولیون اور مہتممون سے موسسات دینیہ کو چھین کر جمعیت خلافت اپنا قبضہ قایم کر دیگی۔ یہ ایک ایسی خطرناک غلط فہمی ہے جس کا ازالہ جلد سے جلد مناسب ہے جو لوگ ایسے خیالات کو دماغ مین جگہ دیتے ہین وہ جمعیتہ خلافتہ کے ساتھ صریح ناانصافی کر رہے ہین۔ تنظیم اسلامی کا مقصد ہرگز یہ نہین ہے۔ کہ موجودہ متولیون اور منتظمون سے مقابلہ کرے جمعیتہ خلافتہ ہر مقام پر یہی کوشش کریگی کہ موجودہ منتظمین کے اشتراک عمل سے اسلامی کام ہو بلکہ ہر شہر و قصبہ مین وہان کی موجودہ مجالس و موسسات کے منتظمین کو ان کے مذہبی کام مین حتے الامکان امداد بہونچائی جائے۔ سیکڑون مقامات

پر یتیم خانے قایم ہین اور ان کی ضرورت بھی ہے مگر کسی نہ کسی وجہ سے کامیاب نہین ہین، ہزار دن مقامات پر مسجدین ہین مگر زبان حال سے مسلمانون کی بے توجہی کی شکایت کر رہی ہین۔ ہزار دن مدارس قایم ہین مگر کافی امداد لغیر دم توڑ رہے ہین، ہزار دن مدارس ایسے ہین کہ سرمایہ کافی ہے مگر نظام تعلیم خراب ہونے کی وجہ سے اونکا عدم وجود برابر ہے بعض مقامات پر مسلمانون پر ناگہانی آفت و مصیبت آتی ہے، بعض مقامات پر انکے لئے خاص اصلاح کی جد وجہد کی ضرورت ہوتی ہے، بعض دیہات مین تعمیر مساجد کی ضرورت پیش آتی ہے اسیطرح کی ہزار دن ضروریات ہے جو بغیر کسی وسیع تنظیم کے پوری نہین ہو سکتین۔ ماپلا بھائیون کی دردناک مثال ہمارے سامنے ہے۔ اگر اسوقت یکم کا پروگرام عملی حیثیت سے مکمل ہو گیا ہوتا۔ تو فوراً مرکزی دفتر سے دو چار سو والنٹیر، سامان رسد اور اسباب نقل و حرکت علاقہ ملیبار مین پہونچائے جا سکتے تھے۔ لیکن چونکہ مسلمانان ہند اس وقت منتظم حالت مین نہین ہین ان کا شیرازہ پریشان ہے، ان کی قوتین منتشر ہین لہذا ان کے قلوب مین ماپلا بھائیون کے لئے خواہ کسی قدر بھی درد ہو مگر وہ قرار واقعی امداد نہین پہنچا سکتے اگر اس وقت پچاس لاکھ روپیہ بھی اوس بھاد رستم زدہ قوم کے لئے جمع کردین جب بھی اتنی امداد ان کو نہین پہونچ سکتی جتنی تنظیم کے بعد چند لاکھ مین پہونچ سکتی ہے غیر منتظم اور منتظم امداد مین زمین و آسمان کا فرق ہے ہزارون تنکے علیحدہ علیحدہ چار انچ زمین کو بھی صاف نہین کر سکتے مگر چالیس پچاس کو بھی ایک بندھن مین جمع کر کے استعمال کیا جائے تو ایک میدان کو صاف کر سکتے ہین۔ ماپلون کی مثال سبق آموز ہے اگر جمیعت خلافت نہ ہوتی تو کتنی مشکل واقع ہوتی جب تک باہمت اور قابل اعتماد آدمی انکی امداد کیلئے کھڑے ہوتے اور پبلک سے چندے کی اپیل کرتے اوس وقت تک مصیبت کا طوفان اکثر اوقات سر سے گذر جاتا۔ اور متعدد برادران اسلام قوم کی سست رفتاری پر یہ کہتے ہوئے جان بحق تسلیم ہو جاتے۔

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہربان آتے آتے

اسوقت تو یہ غنیمت تھا کہ جمیعت خلافت کا نظام مکمل تھا۔ اس لئے عین وقت پر برادران مالابار کی ایک حد تک امداد ہوگئی اور ہو رہی ہے مگر اس امداد کی مقدار اس بہادر قوم کے مصائب کے سامنے ہیچ ہے۔ قرار واقعی امداد تو اوسوقت ہو سکتی تھی جبکہ مسلمانوں کی تنظیم اس قدر مکمل ہوتی کہ ہفتہ عشرہ میں ہی مالابار بھائیوں کے لئے قیام وطعام کا انتظام ہو جاتا۔ بیماروں کے لئے ہسپتال قایم ہو جاتے۔ اور دیگر شعبہ جات زندگی میں ایسی امداد انکو پہونچتی کہ اسلامی اخوت وبرادری کا صحیح عملی نقشہ اون آنکھوں میں پھر جاتا اور وہ اسلام کی حقیقی برکات کا تجربہ کر لیتے۔ غرض اسی قسم کے سیکڑوں کام ہیں جو آئے دن پیش آتے رہتے ہیں ان سب کے انتظام کے لئے تنظیم کی تجویز پیش کی گئی ہے اس کا مقصد دیگر اصحاب کے مفاد واغراض کو زک پہنچانا نہیں ہے بلکہ اس کے خلاف اسلامی ہند کے تمام اجزاء کو مضبوط ومنتظم کر کے مسلمان ہند کی ایک مستقل و پائدار طاقت قایم کر دینا ہے جسے بروقت ضرورت ہر کام میں استعمال کیا جا سکتا ہے امید ہے کہ ان الفاظ کے بعد یہ غلط فہمی باقی نہ رہے گی کہ مجوزہ تنظیم کا مقصد موجودہ متولیوں اور مہتموں کے مقابلہ میں کوئی مخالفانہ کیمپ قایم کرنا ہے تنظیم کا مقصد اصلاح ہے اور وہ بھی پیار ومحبت سے اغیار سے ترک موالات یا مقابلہ میں اسیوقت کامیابی ممکن ہے جبکہ آپس میں اتفاق اور محبت ہو۔

تنظیم رضاکاران

تحریک خلافت وکانگریس کی گذشتہ تاریخ میں رضاکاران کی خدمات اس قدر نمایاں اور اہم رہی ہیں کہ احیائے تحریک کے وقت بھی ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا حیات ملی کا کونسا شعبہ ہے جو ان کی امداد سے بے نیاز ہے، تنظیمی پروگرام کی کونسی مد ہے جو امداد رضاکاران کی محتاج نہیں، ترقی ملت کا کونسا مرحلہ ہے جو رضاکاروں کے بغیر

طے ہو سکتا ہے، مساجد مجالس میں اون کی ضرورت ہے استقبال اور جلوس کے وقت ان کا وجود ناگزیر باہمی تنازعات و مناقشات کے وقت ان کی اہمیت مسلم لہٰذا مسلمانان ہند کا نظام اسی وقت مکمل اور کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ ملک کے نوجوان جوق درجوق آگے بڑھیں اور ہر شہر اور قصبہ میں رضاکاروں کی جمعیتیں قائم ہو جائیں۔ نظم ونسق، ترتیب وانتظام قومی ترقی کے ابتدائی مراحل ہوا کرتے ہیں لیکن یہ مرحلے اوسوقت

خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہو سکتے ہیں جب کہ ایک قومی فوج خاص قواعد و ضوابط کے ماتحت رہنمایان ملت کے اشارے پر کام کرنے کو طیار ہو ظاہر ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حالت میں اس منظم فوج کے لئے جبر و تشدد یا جنگ وجدال کا کوئی پروگرام پیش نظر نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا یہ غلط فہمی ابتدا ہی میں رفع کردینی مناسب ہے۔ جمعیۃ رضاکاران کے قیام میں کوئی جارحانہ مقصد مضمر نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ ان کا وجود مسلمانان ہند کی مذہبی، سیاسی، اور اجتماعی قوت میں چار چاند لگا دیگا۔ اسلامی ہند کا اثر و اقتدار دوبالا ہو جائیگا اور مسلمانوں کے لئے ایک ایسی قوت محفوظ پیدا ہو جائیگی جسے وقت و حالات کے لحاظ سے ہر مناسب موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تنظیم کے جدید پروگرام کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان موجودہ غیر منظم کمزور حالت کو خیرباد کہکر ایک زبردست طاقت ہو جائیں تاکہ آئندہ ان کے ہر کام میں ایک زندہ اور مترقی قوم کا جلوہ نظر آئے اور موجودہ بے ترتیبی و بدنظمی سے اغیار کو مضحکہ خیزی کا موقع نہ حاصل ہو۔





